افریقہ میں عیسائیت کے پیش نظر مقصد کیا ہے؟ "نجات دلانا" یا "غلام بنانا"

"کیا عیسائیت افریقہ کو نجات دلانے یا اسے غلام بنانے آئی ہے؟" یہ سوال پُرزور مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کی ایک نئی رو میں مشرقی اور جنوبی افریقہ کے چرچ اپنے آپ سے پوچھ رہے ہیں۔

ہرارے (زمبابوے) میں قائم تنظیم "اکومینکل ڈاکومینٹیشن اینڈ انفارمیشن سینٹر فار ایسٹرن اینڈ ساودرن افریقہ (EDICESA) کے رکن ممالک نے 24 صفحات پر مشتمل ایک دستاویز بعنوان "عیسائیت نجات دلانے یا غلام بنانے کے لیے" شائع کی ہے۔ اس دستاویز میں یہ بتایا گیا ہے کہ عیسائیت کی نئی لہر کے چند ایک اصولوں کا ذکر کیا جائے تو یہ غیر متحرک، اشتراکیت مخالف اور صیہونیت کی حامی ہے اور خوشحالی اور مالی فوائد کی تعلیمات کی پرچارک ہے۔

علاقے میں دائیں بازو کی عیسائیت کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اڈیسا (EDICESA) کے رکن ممالک نے متعدد ورکشاپوں کا اہتمام کیا۔ ان ورکشاپوں کا ماحصل مذکورہ بالا دستاویز ہے جو دائیں بازو کی عیسائی کی تعلیمات کو علاقے میں پہنچانے کے لیے عملی رہنما ہے۔

دستاویز کی اشاعت کا باعث ایک تحقیقاتی پراجیکٹ بنا جس سے اس بات کی تصدیق ہوئی کہ علاقے میں مقدّس تعلیمات کی ایک خاص شکل کا زور بڑھ رہا ہے جو ان تعلیمات کے حاصل کرنے والوں کو "نئی زندگی" یا "نجات یافتہ عیسائیت" کے نام سے غلام بنا رہی ہے۔ عیسائیت کی مذکورہ بالا شکل سے متاثر ہونے والے ممالک میں کینیا، تنزانیا، زمبیا، ملاوی، موزمبیق، بوٹسوانا، لسوٹو سوازی لینڈ، انگولا، نمیبیا اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ ان ممالک کی اکثریت جنوبی افریقہ کی آزادی کی جدوجہد میں پیش پیش ہے اور اصولاً یہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کی سخت مخالف ہے جبکہ جنوبی افریقہ عیسائی تبلیغ کی نئی لہر کا مرکز ہے اور یہیں سے اسے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

ایک ماہر دینیات ڈاکٹر پال گفورڈ کی خدمات اڈیسا نے دستاویز مرتب کرنے کے لیے حاصل کی تھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دائیں بازو کی عیسائیت کے بانیوں کی اکثریت امریکہ سے تعلق رکھتی ہے۔ انہوں نے جنوبی افریقہ میں اپنے نئے اڈے قائم کیے ہیں جہاں سے سامراجی

مقاصد سے ہم آہنگ نظر ثانی شدہ عیسائی تعلیمات، شمال کی جانب پھیلی ہیں۔

جمود کے موضوع پر دستاویز میں کہا گیا ہے کہ دائیں بازو کی عیسائیت، بائیبل کی پیش گوئیوں کی روشنی میں دنیا کے خاتمے کو بہت نمایاں کرتی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ پیش گوئیاں دنیا بھر میں ہر جگہ سچ ثابت ہو رہی ہیں۔

اپنے دعوے کے حق میں وہ 1948ء میں جدید یہودی ریاست کے قیام (حزقی ایل، 24:36)، گورباچوف کی امن تجاویز (تھسلنیکیوں کے نام پہلا خط، 3:5)، ورلڈ کونسل آف چرچز کے قیام (مکاشفہ، 8:13) اور جان لیوا بیماری ایڈز (ایوب، 14:36) کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

دستاویز کے مطابق بائبل کی اس قسم کی غلط تاویلات علاقے اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کے غریب اور تنگ دست عوام میں جمود اور قناعت کی صفات کا باعث بنتی ہیں۔ یہ تاویلات نہ صرف افریقہ کے سیاسی حقائق اور وہاں موجود کثیرالملکتی اقتصادی اجارہ داریوں سے لوگوں کی توجہ ہٹاتی ہیں بلکہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی ناانصافیوں کے بارے میں فکر و تردد کو "غیر مسیحانہ" طرز فکر قرار دیتی ہیں۔

دستاویز میں پیش کردہ نتائج کے مطابق اس قسم کا لٹریچر علاقے میں ان کتابوں کی دکانوں میں بڑی تعداد میں موجود ہے جو چرچوں کی ملکیت ہیں۔ تنزانیہ اور کینیا میں مبلغین کی ایک بڑی تعداد امریکہ میں قائم شدہ لائف منسٹری (LIFE MINISTRY) یا "کیمپس کروسیڈ" (CAMPUS CRUSADE) کی طرف سے ان تعلیمات کا پرچار کر رہی ہے۔

کچھ مبصرین کا خیال ہے کہ جب تک علاقے کے بیشتر چرچ اپنے نوآموز پادریوں کی تربیت کے لیے امریکہ، جرمنی اور دوسرے مغربی ملکوں پر انحصار رکھیں گے، دائیں بازو کی عیسائیت اور اس کی غلامانہ تعلیمات کو بہتر طور پر سمجھنے میں وقت لگے گا۔ حقیقت میں دھوکے اور فریب میں لپٹی ہوئی ان تعلیمات کا مقصد چرچ کو دنیا میں انصاف کے حصول سے دور کرنا ہے۔

دائیں بازو کے عیسائی نظریات کا ابطال کرنے میں معصوم عیسائیوں کو غالباً اس سے بھی کہیں زیادہ وقت لگے گا کیونکہ ان کی اکثریت کلامِ الٰہی کے بارے میں کچھ پوچھنا جانتی ہی نہیں، چاہے اسے کتنے ہی وسیع مقاصد کے لیے کیوں نہ پیش کیا جائے۔ ("آل افریقہ پریس سروس" میں شائع شدہ لگا نومبونیا کی رپورٹ سے ملخص)